امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب

www.enasiya.com

سر کو جھکاتے ہیں میرے مولا نماز میں ۔ سجدہ میں جاتے ہیں میرے مولا نماز میں
تلوار کھاتے ہیں میرے مولا نماز میں ۔ خوں میں نہاتے ہیں میرے مولا نماز میں

تلوار سر پہ چل گیی اور خون بہہ گیا
فزت بہ رب زباں سے میرا مولا کہہ گیا

قاتل نے ہاے سر پہ یہ کیسی چلائی تیغ   سردار دو جہان کے سر پر لگائی تیغ
عرش خدا کو ظلم و جفا سے ہلائی تیغ   مجروح کر کے سر کو جبیں تک وہ آئی تیغ

مسجد لرز گیی اک زلزلہ ہوا
سجدہ میں زخمی ہاے شہ لافتا ہوا

ظالم نے سجدہ میں کیا جرار کا لہو   مسجد میں کر دیا شہ ابرار کا لہو
بہتا ہے سر سے دین کے سردار کا لہو   چہرہ کو لال کرتا ہے غمخوار کا لہو

تر خوں میں ہاے ہاے شہ خوش خصال ہے
چہرہ ہے لال خوں سے مصلہ بھی لال ہے

دیکھا پدر کا شبر و شبیر نے یہ حال   سر تھامے دونوں ہاتھوں سے ہیں شیر ذوالجلال
بہتا ہے خون روئے مبارک ہے لال لال   خوں میں نہا رہے ہیں شہنشاہ خوش خصال

سر سے وہ خون بہتا ہے سب تر لباس ہے
اور درد و غم میں ہائے شہ حق شناس ہے

رومال باندھا سر سے مگر خوں رواں رہا   کرتے ہیں آہ آہ شہنشاہ دو سرا
گہرا وہ زخم اور اذیت بھی وہ سوا   تر خوں میں اور ہوتے رہے شاہ لافتا

ہاتھوں سے سر کو تھامے ہوئے درد سہتے ہیں
فزت برب زبان سے ہر بار کہتے ہیں

بابا کا حال دیکھ کے روتے رہے حسن   شبیر اشک بار تھے عباس پر محن
سارے نمازی گھیر کے شہ کو بصد محن   اللہ دے شفا یہی کرتے رہے سخن

بولے علی کہ صبر سے اب کام کیجیے
خالق کا شکر ہر سحر و شام کیجیے

بعد نماز لائے گئے گھر جو خستہ حال   زخمی جبین چہرہ بھی ہے خوں سے لال لال
زینب پکاری کھولے ہوئے اپنے سر کے بال۔ صحت دے میرے بابا کو اے رب ذوالجلال

اماں بھی مر گئیں میرے نانا بھی مر گئے
اور بابا جان ہائے میرے خوں میں بھر گئے

www.ainaemarsiya.com

مولا کا جسم زہر سے تھا سبز سر بسر — بیتاب و بیقرار تھے ہر شام ہر سحر
شدت کا زخم جسم میں اور زہر کا اثر — سر تھام کر تڑپتے رہے شاہ بحر و بر

وہ خون بہہ گیا تھا کہ رخ زرد ہو گیا
مولائے کائنات کا تن سرد ہو گیا

شدت سے سر میں درد ہے آقا تڑپتے ہیں — بیتاب و بیقرار ہیں شاہا تڑپتے ہیں
دونوں جہاں کے والی و داتا تڑپتے ہیں — آقا تڑپتے ہیں میرے مولا تڑپتے ہیں

بابا تڑپ رہے ہیں پسر بیقرار ہیں
صدمے سے کانپتے ہیں جگر بیقرار ہیں

دو روز و شب تڑپتے رہے سرورِ انام — چلتی تھی دل پہ ہائے غضب درد کی حسام
گھیرے ہوئے پدر کو جو فرزند تھے تمام — حسرت سے دیکھتے تھے علی شاہ خاص و عام

شبر کا ٹکڑے ٹکڑے کلیجہ نظر میں تھا
شبیر کا وہ خوں بھرا لاشہ نظر میں تھا

شبر کے زہر پینے کا منظر تھا سامنے — لخت جگر اگلتا وہ دلبر تھا سامنے
شبیر کا وہ کٹتا ہوا سر تھا سامنے — پامال ہوتا لال کا پیکر تھا سامنے

عباس کے نظر میں تھے بازو کٹے ہوئے
اور زینب غریب کے بازو بندھے ہوئے

اکیسویں کی شب کو کیا شہ نے یہ کلام　　شبر ہمارے بعد زمانہ کا ہے امام
شبر تیرے حوالے میرا گھر ہے یہ تمام　　شبیر کے حوالے ہے عباس نیکنام

قرآن اور دیں کے محافظ رہو حسن
اور سارے مومنیں کے محافظ رہو حسن

ظاہر ہیں میری موت کے سامان الوداع۔ اللہ تم سبھوں کا نگہبان الوداع
اے اہل بیت احمد ذیشان الوداع۔ جاتی ہے بدن سے میری جان الوداع

آیا فرشتہ موت کا رحمت کے سائے ہیں
جاتے ہیں ہم کہ انبیا لینے کو آئے ہیں

بس کلمہ گو ہوئے ہیں علی وامصیبتا　　اک سرد آہ شاہ نے کی وامصیبتا
رنگت تمام زرد ہوئی وا مصیبتا　　شہ کے بدن سے جان گئی وا مصیبتا

مشکلکشائے خلق جہاں سے گذر گیے
نفس رسول حیدر کرار مر گیے

زینب پکاری مر گیے تم ہائے بابا جاں　　اس خلق سے گذر گیے تم ہائے بابا جاں
کیا داغ دل پہ دھر گیے تم ہائے بابا جاں　　مجھکو یتیم کر گئے تم ہائے بابا جاں

اماں کے آج رونے کی آواز آتی ہے
فریاد ماں کی ہائے میرا دل دکھاتی ہے

www.en-sya.com

غم میں گریباں چاک حسین اور ہیں حسن۔ اپنے گھروں سے روتے نکلتے ہیں مرد و زن
چلاتے ہیں کہ ہائے شہنشاہ صف شکن۔ دنیا میں آج لٹ گیا ہے دین کے کامن

"سایہ اٹھا جہاں سے جناب امیر کا"

اٹھتا ہے لاشہ ہائے جناب امیر کا

کوفہ میں اٹھ رہا ہے جنازہ امام کا مرقد کو جا رہا ہے جنازہ امام کا
دل کو دکھا رہا ہے جنازہ امام کا سبکو رلا رہا ہے جنازہ امام کا

مل کر فرشتے شہ کا جنازہ اٹھاتے ہیں

اور ساکنان خلد بھی آنسو بہاتے ہیں

کہتے ہیں یہ فقیر کہ داتا نہ جائیے روتے ہیں سب امیر کہ شاہانہ جائیے
چلاتے ہیں یتیم کہ آقا نہ جائیے آقا نہ جائیے میرے آقا نہ جائیے

ہم ہیں یتیم خاک سروں پر اڑاتے ہیں

مولا علی مزار میں سونے کو جاتے ہیں

مدحت کہے کہ پرسہ لو یا مولا مصطفیٰ حیدر کا پرسہ لیجئے یا بی بی فاطمہ
حسنین اور زینب و کلثوم غم زدہ پرسہ پدر کا لیجئے عباس با وفا

پرسہ لو ہم سے آل رسول فلک مقام

پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امام